اختر تزئین

نشانیاں

قہر ٹوٹے گا اور اس طرح ٹوٹ کر برسے گا کہ نام نہاد فرنٹ لائن کے تمام بند بہا لے جائے گا۔ جسے نوح کی کشتی پکڑنا ہے‘ وہ اس ظلم کو بزور بازو روکے۔ اتنی سکت نہ ہو تو زبانی احتجاج کرے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے اسے برا ضرور جانے‘ ورنہ عذابِ الٰہی سے اپنا حصہ وصولی کرنے کو تیار رہے‘ کیونکہ ؎

فطرت افراد سے اغماض تو کرلیتی ہے

کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

یہ کون سی اسلامی جمہوریہ ہے؟ جس کے بارڈر پر درجن بھر افغان مسلمان بچے دسمبر کی سردی میں ٹھٹھر ٹھٹھر کر مرجائیں اور انہیں محض اس لیے پناہ دینے سے انکار کر دیا جائے کہ انکل سام نے سرحد سیل کرا رکھی ہے۔ کلنٹن کی بچی بوائے فرینڈ بدل بدل کر بھی پاکباز، بش کی بچی پی پی کر بھی عفت مآب‘ مگر افغانستان کے بچے دیس میں بھی خوار‘ پردیس میں بھی دربدر۔ خلیفہ ثانی نے فرمایا تھا: ''فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو روزِ محشر‘ میں اس کا جواب دہ ہوں گا۔'' یہاں انسان کے بچے پاکستان میں دوادارو کی امید لیے ہمارے دروازے پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے‘ مگر کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ کوئی بے حسی سی بے حسی ہے!

ایک ڈینئل پرل کیا مرا سارے امریکیوں کی ماں مر گئی۔ یہاں کنٹینرز بھر بھر کر مار دیئے گئے اور ذمہ داری کے سوال پر جواب دیا گیا ''ہم سے پوچھ کر گئے تھے۔'' اس پر تبصرہ ہوا ''پرل بھی بش کا پروانہ لے کر نہیں آیا تھا‘ مگر حقیقی جمہوریت والوں نے اپنے بچے جمورے کی پوری ذمہ داری لے کر یہاں ایسا مقدمہ چلوالیا کہ خود اس کے وطن میں کیا چلتا۔''

عبدالسلام ضعیف کہاں ہے؟ اس کے ساتھ کیا بیتی؟ زندہ بھی ہے یا سام راج کو پیارا ہو گیا؟ وہ تو سفیر تھا۔ بین الاقوامی قانون کے تحت اسے سفارتی تحفظ حاصل تھا۔ اس نے پناہ مانگی تھی‘ نہیں ملی۔ جرم ضعیفی کی سزا مل گئی۔ اٹھا کر بھوکے بھیڑیے کے آگے پھینک دیا۔ تاریخ عالم کا خونخوار ترین جنگ باز چنگیز خان بھی سفیروں کا لحاظ کرتا تھا۔ ہم تو اس سے بھی گئے گزرے نکلے۔ اتنی وفاداریاں دکھانے کے بعد ہمارے عالی دماغ کیا حاصل کر پائے؟ واشنگٹن ائیر پورٹ پر صدر کے ترجمان سمیت تمام معزز ارکانِ وفد کی جامہ تلاشی، جوتے اور جرابیں اتروا کر چیکنگ۔ ہم نے پھر بھی ہدایت نہیں پائی۔ ایف بی آئی کو پہلے اپنے دروازوں (ائیر پورٹس) پر نگران مقرر کر دیا‘ پھر بغیر وارنٹ گھروں میں بیٹھنے کی اجازت (مرتے کیا نہ کرتے) دے دی۔ قبائلی علاقوں میں مدارس کی فلٹریشن سے کچھ نہ ملا تو پشاور، اسلام آباد، لاہور، کراچی اور فیصل آباد میں

آدھی رات کو شب خون مارنے شروع کر دیئے ۔ یہ شہر پاکستانی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی ہیں ۔ خوف و ہراس معیشت کا دشمن نمبر ون ہے ۔

تازہ ترین مثال ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ اور فیملی کی انتہائی واہیات انداز میں گرفتاری ہے ۔ ایشو یہ بنایا جا رہا ہے کہ آپریشن (شائل حملے کا تھا) ملکی ایجنسیوں نے کیا ۔ ایف بی آئی شامل نہیں ۔ اصل ایشو یہ ہے کہ ایک تعلیم یافتہ ، معزز ، پابند صوم وصلوٰۃ اور محبِ وطن خاندان کے بزرگوں کو جعل سازی سے ("جرم" کا ارتکاب کرانے کے لیے خود حالات پیدا کر کے) دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ کی جا رہی ہے ۔ پولیس نے ان کے خلاف فائرنگ اور ناجائز اسلحہ رکھنے کا مقدمہ درج کر رکھا ہے ۔

اس مقدمہ کی حقیقت یہ ہے کہ کم از کم دو ایجنسیوں (ایک ایف بی آئی اور دوسری پاکستانی) کے اہلکاروں نے رات گئے ڈاکٹر خواجہ کے گھر کے باہر ہوائی فائرنگ کی اور چوکیدار کو مارا پیٹا ۔ گھر والوں کے بقول وہ سمجھے ڈاکو آ گئے ہیں ۔ فطری طور پر انہوں نے اپنا اسلحہ (جو لائسنسی تھا) نکال کر جواباً ہوائی فائرنگ کی اور اسی اثناء میں انہیں گرفتار کر لیا گیا ۔ بی بی سی کے مطابق منصوبہ پہلے سے تیار شدہ تھا ۔ پولیس نے جواز یہ بتایا کہ ون فائیو پر کسی نے اطلاع دی تھی کہ یہاں فائرنگ ہو رہی ہے ، جس پر ہم نے موقع پر پہنچ کر کارروائی کی ۔ جب اہل خانہ کو گرفتار کیا جا رہا تھا تو اُن کے پوچھنے پر بھی یہ بتایا گیا کہ ہم کو ون فائیو (15) پر فون کر کے بلایا گیا ہے ۔ آپریشن بارے کچھ فرق کے ساتھ مزید اطلاعات بھی ملیں ۔ تاہم ان سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ فی الحال جو کارروائی ہو رہی ہے ، وہ اس "جرم" کے تحت ہو رہی ہے ، جو آپریشن والی رات کو سرزد کرایا گیا اور اگر اصل جرم یہی ہے تو پھر چار ساتھی ملزموں کو کیوں چھوڑا گیا اور باقی تین "ملزم" پولیس نے گرفتاری میں کیوں نہیں ڈالے اور انہیں عدالت میں کیوں پیش نہیں کیا ؟ یہ تین ملزم ڈاکٹر عمر ، ڈاکٹر خضر (ڈاکٹر خواجہ کے بیٹے) اور حافظ عثمان خواجہ (بھتیجے) ہیں ۔

غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایف بی آئی کو اصل میں یہی تین بھائی مطلوب تھے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل "ملزموں" سے کہیں اور کوئی اور تفتیش کر رہا ہے اور ان پر دباؤ ڈالنے کے لیے ان کے والدین کو فائرنگ کیس میں الجھا کر آخری عمر میں خوار کیا جا رہا ہے ۔ وہ بزرگ تو پیشی کے وقت بھی قیام کی حالت میں لگ رہے تھے ۔ عاجزی سے جھکے جا رہے تھے ، مگر ان کی معمر کلائیوں میں ہتھکڑیاں ڈالنے اور پرنور چہروں پر ماسک چڑھانے والے پولیس اور ایلیٹ فورس کے جوانوں کے سینے تنے ہوئے تھے ۔ جیسے انہوں نے رابن ہڈ یا جیسی جیکسن (قدیم امریکہ کے دو مشہور یا بدنام ڈاکو) کو پکڑ لیا ہو ۔ یا شاید ڈان کارلوس (ایک دہائی قبل دنیا کا سب سے زیادہ مطلوب دہشت گرد) ان کے ہاتھ لگ گیا ہو ۔

قدرت اپنے فیصلے سے پہلے انسان کو موقع بھی دیتی ہے اور نشانیاں بھی دکھاتی ہے ۔ امریکہ میں اعلیٰ ترین پاکستانی وفد کی تذلیل ، کشمیر کے مسئلے پر پسپائی ، ایٹمی پروگرام بارے پروپیگنڈا اور اب پاکستان کو مشکوک قرار دینے کے بعد امریکہ میں پاکستانیوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہمارے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں ۔ ہم نے کن بنیادوں پر نام نہاد دہشت گردی

(اصل میں اسلام) کے خلاف امریکہ کی صلیبی جنگ کا ساتھ دیا اور دے رہے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ (۱) کشمیر کاز اجاگر ہوگا (۲) ایٹمی پروگرام محفوظ ہو جائے گا اور (۳) امریکہ میں مقیم لاکھوں پاکستانیوں کے بہتر مستقبل کے لیے یہ ضروری ہے۔

کیا ہمارے تمام اندازے غلط ثابت نہیں ہو گئے؟ ہم سے بدترین وعدہ خلافی ہوئی ہے یا ہم خود ہی خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ کشمیر کے جہاد پر پابندی ہے، کمانڈر نظر بند ہیں، بھارت مذاکرات کی میز پر تو کیا آتا' سارک کانفرنس میں شرکت سے بھی انکار کر دیا، صدارتی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین سردار عبدالقیوم استعفیٰ دے رہے ہیں۔ کنٹرول لائن کو سرحد بنانے کی تجویز کا جائزہ لینے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ تو پھر ۱۹۴۸ء ہی میں قصہ ختم کر دیتے۔ ایٹمی پروگرام کے معاملے میں ہمیں کبھی نام نہاد برائی کے ایک محور (شمالی کوریا) سے ملایا جا رہا ہے، کبھی دوسرے محور (عراق) سے! ہم صفائیاں پیش کر رہے ہیں۔ امریکہ میں کوئی پاکستانی محفوظ نہیں۔ اس کے بعد بھی ہمیں عقل نہیں آتی تو پھر یہ ہم کو لات مارنے والی بات ہی ہے۔

ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' ملتان کی ''توسیع اشاعت مہم''

''نقیب ختم نبوت''

محض مجلاتی صحافت نہیں بلکہ ایک تحریک، فکر، جدوجہد اور ایک نظریئے کا نام ہے۔

جس میں شامل مضامین' دلوں کو جھنجھوڑتے اور ذہن کے نہاں خانوں میں بیداری کی لہر پیدا کرتے ہیں۔

☆ دین و دانش کے تذکرے ☆ حریفانِ حرم کی سرکوبی ☆ عصر حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش چیلنج

☆ عہدِ رفتہ اور عصر حاضر کے نامور شعراء اور ادباء کی شعری و ادبی کاوشیں

☆ اور دیگر موضوعات پر' پر مغز مضامین قاری کو مستفید کرتے ہیں۔

اس کی ''توسیع اشاعت مہم'' میں شامل ہو کر

☆ نہ صرف خود پڑھیں بلکہ احباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں۔

☆ اگر آپ ادارے کو 10 خریدار فراہم کریں گے تو آپ کو اعزازی طور پر' ایک سال کیلئے پرچہ ارسال کیا جائے گا۔

منجانب: سرکولیشن منیجر' ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' ملتان' دارِ بنی ہاشم' مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961